© rasailojaraid.com

دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے خلاف حالیہ مہم پر مولانا عتیق الرحمان سنبھلی کا بیان

جماعت دیوبند کے بزرگ عالم اور معروف دانشور و مصنف مولانا عتیق الرحمان سنبھلی (مقیم لندن) نے دارالعلوم کے فتووں کے خلاف میڈیا کی حالیہ مہم کو نہایت غیر ذمہ دارانہ بلکہ معاندانہ قرار دیا۔ مولانا نے اپنے ایک اخباری بیان میں، جو آج دہلی سے جاری کیا گیا، کہا کہ دارالعلوم صرف ہندوستان ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایک اہم دینی و علمی مرکز ہے۔ میڈیا کے کچھ حلقے اور مسلم دشمن گروہ اس کو مستقل ایک بدنام کن مہم کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔

مولانا نے دارالعلوم کے دفتر اہتمام سے فرمائش کر کے متعلقہ فتووں کی کاپی منگوا کر خود دیکھی اور صاف محسوس کیا کہ میڈیا نے توڑ مروڑ کر بات کو پیش کیا ہے۔ مولانا کا کہنا تھا کہ ملک اور بیرون ملک کے بعض اخبارات اور ٹی وی چینلز نے بالکل جھوٹ یہ بات نشر کی کہ دارالعلوم کی طرف سے عورت کی کمائی کو حرام کہا گیا ہے۔ اس کے برعکس دارالعلوم کے فتووں میں صراحت ہے کہ ''کمائی پر حرام ہونے کا حکم نہیں''۔ بعض فتووں میں یہ بھی صراحت ہے کہ ''عورت کے لیے کمانا ممنوع نہیں''۔ ہاں! بجا طور پر شرعی لباس اور حیا کے تقاضوں کی پابندی کی شرط ہے۔ مولانا کا کہنا تھا کہ چونکہ اس زمانے میں آفسوں اور بازاروں کا ماحول نہایت بے حیائی کا ہے اور مغربی تہذیب و تعلیم نے ذہن ناپاک بنا دیے ہیں، آفسوں میں صنف نازک کے ساتھ زیادتیوں کے جس طرح کے واقعات عام ہیں، اس کے بیان کی ضرورت نہیں، اس لیے دارالعلوم کے فتووں میں خواتین کو بلاضرورت سروس کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہ نہایت معقول بات ہے۔

مولانا نے بڑا افسوس ظاہر کیا کہ بعض مسلمان بھی حقیقت جانے بغیر میڈیا کے اس خلاف حقیقت پروپیگنڈے سے متاثر ہو جاتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند ہمارے عقیدہ و تہذیب کی آخری دفاعی لائن ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ نہایت حیرت کی بات یہ بھی ہے کہ ہمارے بعض اردو کے اخبارات بھی بسا اوقات اس مہم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ حالاں کہ ان سے تو بجا طور پر یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ دارالعلوم سے رابطہ کر کے اصل حقیقت جان لیں، اور فتووں کو ان کے صحیح تناظر میں سمجھنے اور پیش کرنے کی کوشش کریں۔ مولانا نے سارے مسلمانوں سے اپیل کی کہ یہ وقت دارالعلوم کی تائید و حمایت کا اور مغربی تہذیب کے مقابلہ میں اس کے رہنما کردار کو تقویت پہنچانے کا ہے نہ کہ اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے سپر اندازی کرنے کا۔

گوجرانوالہ میں ’اوڑ‘ ڈائیلاگ فورم کا انعقاد

مسلمانوں کی علمی روایت، رائے کا اختلاف پیش کرنے، اسے قبول کرنے اور اس کی حوصلہ افزائی کے حوالے سے بہت روشن ہے۔ عدم رواداری پر مبنی ہمارے موجودہ رویوں اور نفسیات کی بنیاد نوآبادیاتی دور میں پائی جاتی ہے اور ہم نے اُس دور میں بحیثیت قوم اپنے ملی وجود اور روایت کو بچانے کے لیے جو تحفظاتی رویہ اختیار کیا تھا، وہ آج تک قائم ہے اور ہم اس نفسیات سے ابھی تک نجات نہیں پا سکے جبکہ علم و فکر اور ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے لیے اس کی

© rasailojaraid.com